ساؤل کے بُرے رویے کا حل (حصہ ۱۸)

مصنف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز　　　　مترجم: ڈاکٹر فیاض انور

جات کے فلستی بادشاہ اکیس نے اسرائیلیوں کے ساتھ جنگ سے پہلے داؤد کو صقلاج میں بھیج دیا، کیوں کہ اُس کے اُمرا اور فوجی سردار داؤد پر بھروسا نہیں کرتے تھے۔ ایسے کرنے سے نادانستہ طور پر اُنہوں نے خُدا کی مرضی کو پورا کیا، کیوں کہ خُدا نہیں چاہتا تھا کہ داؤد ساؤل کی موت اور اُس کی بادشاہی کو ختم کرنے میں اُن کا شریک ہو۔

ا۔سموئیل ۳۰: ۱، ۲ میں مرقوم ہے،

"اور ایسا ہوا کہ جب داؤد اور اُس کے لوگ تیسرے دن صقلاج میں پہنچے تو دیکھا کہ عمالیقوں نے جنوبی حصہ اور صقلاج پر چڑھائی کر کے صقلاج کو مارا اور آگ سے پھونک دیا۔ اور عورتوں کو جتنے چھوٹے بڑے وہاں تھے سب کو اسیر کر لیا ہے۔ اُنہوں نے کسی کو قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو لے کر چل دیئے تھے۔"

یاد رکھیں ایک برس پہلے جب داؤد صقلاج میں گیا تو اُس نے عمالیقیوں پر چڑھائی کی جن کی سرزمین صقلاج کے جنوب میں صحرائے نقیب میں واقع تھی (ا۔سموئیل ۲۷: ۸)۔ اِس عمل نے اکیس بادشاہ کا اعتماد جیت لیا، کیوں کہ اِس سے فلستیوں کی جنوبی سرحد میں وسعت آئی جس سے اکیس بادشاہ کے اقتدار کو مزید تقویت ملی۔

تاہم ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عمالیقیوں نے اسرائیل کے خلاف فلستین کی جنگ سے فائدہ اُٹھایا۔ اُن کا خیال تھا کہ فلستی فوج اور داؤد کے چھ سو جنگی مرد شمال کی جانب دُور نکل گئے ہیں اِس لیے وہ بڑی آسانی کے ساتھ فلستین کے شہروں اور قصبوں پر حملہ کر سکتے ہیں۔ وہ اِس بات سے بے خبر تھے کہ داؤد کو اتنی جلدی واپس صقلاج میں بھیج دیا جائے گا۔

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بار پھر خُدا نے مداخلت کر کے فلستی اُمرا کے شک کو استعمال کر کے اِس مسئلے کو حل کیا۔ داؤد کی اچانک واپسی اُس کے حق میں بہتری کا سبب بنی کیوں کہ عمالیقی اِس سے بالکل بے خبر

تھے۔ داؤد نے اُس وقت اُن پر حملہ کیا جب وہ اپنی فتح کی خوشی منا رہے اور ضیافتیں اُڑا رہے تھے۔

لیکن داؤد کے آدمی جنوب سے صقلاج کے لمبے سفر کی وجہ سے تھک چکے تھے۔ یہاں تک کہ اُن میں دو سو آدمی ایسے تھک گئے تھے کہ بسور کی ندی کے پار بھی نہ جا سکے اور اُنہیں اُس ندی کے کنارے صقلاج سے پندرہ میل دور ہی رکنا پڑا (۱۔سموئیل ۳۰: ۱۰)۔

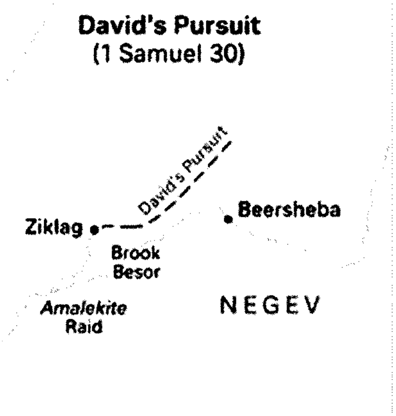

تمام چیزوں کو واپس لے لیا گیا

اُن دو سو آدمیوں نے آرام کیا اور اُن میں سے زیادہ تر نے ساز و سامان کی نگہبانی کی جب کہ باقی چار سو آدمیوں نے صقلاج کی جانب اپنے سفر کو جاری رکھا۔ وہاں پہنچ کر اُنھوں نے دیکھا کہ اُن کے شہر کو جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔ وہاں اُنہیں ایک مصری ملا جو عمالیقی فوج کے ساتھ تھا لیکن وہ شدید بیمار تھا۔ اُسے تین دن پہلے چھوڑ دیا گیا تھا کیوں کہ عمالیقیوں کا خیال تھا کہ وہ مرنے والا ہے۔

داؤد نے اُس مصری کو پانی اور روٹی دی اور اُس کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر وہ اُنہیں عمالیقی فوج کے بارے میں بتائے گا تو اُس کی جان محفوظ رہے گی۔ مصری اِس بات پر راضی ہو گیا کہ اگر وہ اُسے اُس کے آقا کے حوالے نہ کریں تو وہ داؤد اور اُس کے آدمیوں کو عمالیقی لشکر تک پہنچا دے گا (۱۔سموئیل ۳۰: ۱۶)۔

"جب اُس نے اُسے وہاں (عمالیقیوں کے لشکر میں) پہنچا دیا تو دیکھا کہ وہ لوگ اُس ساری زمین پر پھیلے ہوئے تھے اور اُس بہت سے مال کے سبب سے جو اُنہوں نے فلستیوں کے ملک اور یہوداہ کے ملک سے لوٹا تھا کھاتے پیتے اور ضیافتیں اُڑا رہے

تھے۔"

داؤد نے اُن سب کو ہلاک کر دیا ما سوائے اُن چار سو جوانوں کے جو اُونٹوں پر چڑھ کر بھاگ گئے تھے۔ ا۔سموئیل ۳۰: ۱۸، ۱۹ میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے،

اور داؤد نے سب کچھ جو عمالیقی لے گئے تھے چھڑا لیا اور اپنی دونوں بیویوں کو بھی داؤد نے چھڑایا۔ اور اُن کی کوئی چیز گم نہ ہوئی نہ چھوٹی نہ بڑی نہ لڑکے نہ لڑکیاں نہ لوٹ کا مال نہ اور کوئی چیز جو اُنہوں نے لی تھی۔ داؤد سب کا سب لوٹا (صقلاج میں) لایا۔"

اِس کے علاوہ داؤد نے اُن بھیڑ بکریوں اور گائے بیلوں کو بھی لے لیا جو عمالیقی جنگ کے دوران اپنی فوج کی زادِ راہ کے لیے لائے تھے (ا۔سموئیل ۳۰: ۲۰)۔

لوٹ کی تقسیم

داؤد جنگ کی لوٹ کو بسور کی ندی کے پاس لایا جہاں وہ دو سو نوجوان تھے جو سامان کی نگہبانی کر رہے تھے۔ وہاں اُن میں ایک اختلاف پیدا ہوا۔ ا۔سموئیل ۳۰: ۲۲ میں اُس کا ذکر اِس طرح کیا گیا ہے،

"تب اُن لوگوں میں سے جو داؤد کے ساتھ گئے تھے سب بدذات اور خبیث لوگوں نے کہا چوں کہ یہ ہمارے ساتھ نہ گئے اِس لیے ہم اِن کو اُس مال میں سے جو ہم نے چھڑایا ہے کوئی حصہ نہیں دیں گے سوا ہر شخص کی بیوی اور بال بچوں کے تا کہ وہ اُن کو لے کر چلے جائیں۔"

"بلیعال کے فرزند" ایک عبرانی محاورہ ہے جس سے مراد "ناکارہ اور بدکار لوگ"۔ یہی اصطلاح عیلی کے بدکار بیٹوں کے لیے استعمال ہوئی ہے جنہوں نے "خُداوند کو نہ پہچانا" (ا۔سموئیل ۲: ۱۲)۔ داؤد کے سب آدمی خُدا کی نظر میں راست باز نہیں تھے، کیوں کہ وہ خُدا کی عقل کو نہیں پہچانتے تھے۔ اِس لیے کتاب مقدس میں اُن کا ذکر بُرے الفاظ میں کیا گیا ہے اور اُن کا نام تک نہیں لیا گیا۔

شاید ہم "بلیعال کے فرزندوں" کو اُن لوگوں کی نبوتی مثل کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جو غالب آنا چاہتے ہیں، لیکن اُن کا کردار مسیح کی عقل کی عکاسی کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔ اُنہیں داؤد پر یقین تھا جیسے بہت سے ایمان دار مسیح پر ایمان رکھتے ہیں لیکن خُدا کی شریعت اُن کے دلوں پر نقش نہ ہوئی۔ وہ اپنے پڑوسیوں سے اپنی

مانند محبت نہیں رکھتے تھے(احبار۱۹:۱۸؛ لوقا۱۰:۲۷)۔

تاہم داؤد خُدا کی عقل کو جانتا تھا اور اُس نے ۱۔سموئیل ۳۰:۲۳-۲۵ میں ایک مثال قائم کی۔

''تب داؤد نے کہا اے میرے بھائیو تم اِس مال کے ساتھ جو خُداوند نے ہم کو دیا ہے ایسا نہیں کرنے پاؤ گے کیوں کہ اُسی نے ہم کو بچایا اور اُس فوج کو جس نے ہم پر چڑھائی کی ہمارے ہاتھ میں کر دیا۔ اور اِس امر میں تمہاری مانے گا کون؟ کیوں کہ جیسا اُس کا حصہ ہے جو لڑائی میں جاتا ہے ویسا ہی اُس کا حصہ ہوگا جو سامان کے پاس ٹھہرتا ہے۔ دونوں برابر حصہ پائیں گے۔ اور اُس دن سے آگے کو ایسا ہی رہا کہ اُس نے اسرائیل کے لیے یہی قانون اور آئین مقرر کیا جو آج تک ہے۔''

داؤد کے اِس فیصلے نے اُس کی فوج کے اندر نفاق کو جنم دینے سے روک دیا۔ یہ ہمیں مسیح کے اُس فرمان کی بھی یاد دلاتا ہے جو اُس نے متی۱۰:۴۰-۴۲ میں کہا،

''جو تم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔ جو نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا اور جو راست باز کے نام سے راست باز کو قبول کرتا ہے وہ راست باز کا اجر پائے گا۔ اور جو کوئی شاگرد کے نام سے اِن چھوٹوں میں سے کسی کو صرف ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔''

مسیح کے اِس فرمان میں یہ اصول پنہاں ہے کہ جو کسی کی معاونت کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ اُس کے اجر میں بھی برابر کا شریک ہے۔ یہی وہ اصول تھا جو داؤد نے اسرائیل میں قائم کیا۔

داؤد جنگ کی لوٹ کو دُوسروں کے ساتھ بانٹتا ہے

۱۔سموئیل ۳۰:۲۶-۳۱ میں ہم پڑھتے ہیں کہ داؤد نے جنگ کی لوٹ کو اسرائیل کے دُوسرے تیرہ شہروں میں بھی بانٹا، حالاں کہ وہ عمالیقیوں کے ساتھ جنگ میں اُن کے ساتھ نہیں گئے تھے۔ داؤد کے اِس قدم نے یقیناً اُس کے اور باقی اسرائیل کے درمیان اُن خلیجوں کو کم کیا جو ساؤل کے ظلم و ستم کے باعث پیدا ہو چکی تھیں۔ یہ مثال اُس دُوسرے بڑے حکم پر مبنی تھی کہ ''اپنے پڑوسی سے اپنے مانند محبت رکھ۔'' اِس کے ساتھ ساتھ یہ ایک

خاموش گواہی بھی تھی کہ داؤد جو لڑائیاں لڑ رہا تھا وہ دراصل ساؤل کو اسرائیل کی طرف سے لڑنی چاہیے تھیں۔ اسرائیل کے دُوسرے شہروں کو حصہ دینا اِس بات کا اظہار تھا کہ اُس نے اسرائیل کی خاطر اور اُس کی بھلائی کے لیے یہ جنگ لڑی ہے۔

داؤد نے ساؤل کے خاندان اور اُس کے معاونین سے ہرگز بدلہ نہ لیا۔ اِس کے برعکس اُس نے اپنی مہربانی اور درگزر سے اُن کے دلوں کو جیت لیا، کیوں کہ وہ مسیح کی عقل اور اُس دُوسرے بڑے حکم کو جانتا تھا کہ ''اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔''